742 ـ بال صاف كرنے كا حكم

سوال

ميرا سوال تو حيران كن ہے ليكن ميرے خيال ميں يہ ہے بہت اہم سوال:
اگر بال بہت زيادہ آ جائيں تو كيا جسم كے كچھ حصوں كى طرح مرد اپنى ٹانگوں كے بال بھى مونڈ سكتا ہے ؟
ميں يہ سوال اس ليے كر رہا ہوں كہ ميرے اكثر دوست ايسا كرتے ہيں، ليكن ميں ايسا اس ليے نہيں كرتا كہ مجھے اس كا حكم معلوم نہيں، آپ سے گزارش ہے كہ ميرے سوال كا جواب ضرور ديں، اور اسے مذاق نہ سمجھيں.

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ہم آپ كے سوال كو مذاق كس طرح سمجھ سكتے ہيں، كيونكہ آپ تو وہى كام كر رہے جس كا آپ كو حكم ديا گيا ہے كہ جس چيز كا حكم معلوم نہ ہو اس كے متعلق دريافت كر ليں.

ايك شخص جن كا نام ابو رفاعہ رضى اللہ تعالى عنہ ہے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس سوال كرنے كے ليے آئے وہ بيان كرتے ہيں:

ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم پاس آيا اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ميں نے عرض كيا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ايك اجنبى شخص دين كے متعلق دريافت كر رہا ہے جو اپنے دين كے بارہ ميں كچھ نہيں جانتا.

وہ بيان كرتے ہيں: چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم ميرى طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ دينا ترك كر ديا حتى كہ ميرے پاس آ گئے، اور ايك كرسى ميرا خيال ہے اس كى ٹانگيں لوہے كى تھيں لائى گئى اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم اس پر بيٹھ گئے، اور مجھے وہ كچھ سكھانے لگے جو اللہ تعالى نے انہيں سكھايا تھا، اور پھر جا كر آخر تك اپنا خطبہ مكمل كيا "

صحيح مسلم حديث نمبر (876).

اس ليے آپ كا ہم پر حق ہے كہ اگر ہميں اس سوال كا جواب معلوم ہے تو آپ كو جواب ديں.

آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ:

بالوں کی تین قسمیں ہیں: ایك بال تو وہ ہیں جنہیں اتارنے اور زائل کرنے کا حکم دیا گیا ہے، مثلا زیرناف بال اور بغلوں کے بال، اورکچھ بال ایسے ہیں جنہیں باقی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے: مثلا مرد کی داڑھی کے بال، اور کچھ بال ایسے ہیں جن کے متعلق خاموشی ہے نہ تو اس کے زائل کرنے اور نہ ہی انہیں باقی رکھنے میں کوئی شرعی نص وارد ہے اور تیرا رب بھولنے والا نہیں .

چنانچہ ان بالوں کا حکم مباح ہے، اگر چاہیں تو انہیں رہنے دیں، اور اگر چاہیں تو ان کے زائل کرنے میں کوئی حرج نہیں.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (451) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .